جمعے کی رکعات

کسی حدیث سے ثابت نہیں کے جمعہ کے دن خطبہ آ کر سنو اور پھر اُس کے بعد وقت دیا جائے نوافل پڑھنے کا

نماز جمعہ سے قبل جمعہ کی کوئی مخصوص سنت نہیں ہے پھر بھی خطبہ سے قبل جس قدر نوافل پڑھنا چاہیں ہم پڑھ سکتے ہیں

نبی ﷺ کا فرمان ہے

ترجمہ: جس نے غسل کیا، پھر جمعے کے لئے حاضر ہوا، پھر اس کے مقدر میں جتنی نفل نماز تھی پڑھی، پھر خاموشی سے خطبہ سنتا رہا حتیٰ کہ خطیب اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے اس جمعے سے لے کر ایک اور جمعے تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور مزید تین دنوں کے بھی۔

صحیح مسلم (857)

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لیے نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

صحیح البخاری 1166

ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا۔ نبی کریم ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی ہے؟ آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لو۔

صحیح البخاری 931

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوئے، مروان بن حکم خطبہ دے رہے تھے، وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پہریدار آئے تاکہ انہیں بٹھا دیں لیکن وہ نہیں مانے اور نماز پڑھ ہی لی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے ان کے پاس آ کر کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے قریب تھا کہ یہ لوگ آپ سے ہاتھا پائی کر بیٹھتے، تو انہوں نے کہا: میں تو یہ دونوں رکعتیں ہر گز چھوڑنے والا تھا نہیں، بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص جمعہ کے دن پراگندہ حالت میں آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اسے دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ابن ابی عمر کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ جب مسجد میں آتے اور امام خطبہ دے رہا ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے تھے، وہ اس کا حکم بھی دیتے تھے، اور ابو عبدالرحمٰن المقری بھی اسے درست سمجھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے، ۲- میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا کہ سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ محمد بن عجلان ثقہ ہیں اور حدیث میں مامون ہیں، ۳- اس باب میں جابر، ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، ۴- بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھ جائے نماز نہ پڑھے، یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے، ۵- پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ علاء بن خالد قرشی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل

ہوئے اور امام خطبہ دے رہا تھا، تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر بیٹھے، حسن بصری نے ایسا حدیث کی اتباع میں کیا، یہ حدیث انہوں نے جابر سے اور جابر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ا۔

511 سنن ترمذی

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعے کے دن مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”دو رکعتیں پڑھ۔“ پھر وہ دوسرے جمعے کو آیا تو (اس وقت بھی) رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”دو رکعتیں پڑھ۔“ پھر وہ تیسرے جمعے کو آیا تو (اس وقت بھی آپ خطبہ فرمارہے تھے) آپ نے پھر فرمایا: ”دو رکعتیں پڑھ۔“ پھر فرمایا: ”صدقہ کرو۔“ لوگوں نے صدقہ کیا۔ آپ نے اسے دو کپڑے دیے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”صدقہ کرو۔“ اس نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا اچھینک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے نہیں دیکھتے؟ یہ خراب حالت میں مسجد میں داخل ہوا۔ مجھے امید تھی کہ تم خود ہی سمجھ جاؤ گے اور اس پر صدقہ کرو گے لیکن تم نے نہ دیا تو میں نے خود کہا کہ صدقہ کرو۔ تم نے صدقہ کیا تو میں نے اسے دو کپڑے دیے، پھر میں نے کہا: صدقہ کرو تو اس نے بھی اپنا ایک کپڑا اچھینک دیا۔ اٹھا اپنا کپڑا۔“ اور آپ نے اسے ”ڈانٹا۔

سنن نسائی 2537

مزید حدیثیں

510 ترمذی

930 صحیح البخاری

1409 نسائی

تو یہ نماز نوافل شمار ہوں گی اور اس کی کوئی تحدید نہیں ہے جس کو جتنی رکعت پڑھنے کی خواہش ہو پڑھے۔ دو، چار، چھ، آٹھ، بارہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ صحابہ کرام سے نماز جمعہ سے قبل متعدد رکعات پڑھنا منقول ہے مثلاً قتادہ رضی اللہ عنہ سے چار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بارہ رکعات تو اس سے ہم یہ دلیل نہیں اخذ کریں گے کہ یہ نماز جمعہ سے قبل کی سنن مؤکدہ ہے بلکہ نوافل کے ہی زمرے میں داخل ہے اس لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ جمعہ کی نماز سے قبل کچھ بھی سنت نماز ثابت نہیں ہے۔

خطبہ سے پہلے آنے والا نوافل نہ ادا کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن پھر بھی کم از کم دو رکعت اسے تحیۃ المسجد ادا کرنا چاہئے جیسا کہ

فرمان نبوی ہے

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

1167 صحیح البخاري

بسا اوقات ہم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اس وقت آنا ممکن ہوتا ہے جب امام ممبر پر خطبہ کے لئے آجائے یا خطبہ دے رہا ہوں۔ یاد رہے جان بوجھ کر جمعہ کے

دن تاخیر سے آنا بڑی محرومی کا سبب ہے۔جب امام ممبر پر بیٹھ جائے یا خطبہ دے رہا ہوں تو اس حالت میں مسجد میں داخل ہونے والا دو رکعت تحیۃ المسجد ہلکے انداز میں پڑھ کر بیٹھے گا۔

اس کی دلیل جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی سلیک غطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے۔آپ نے ان سے مختصرا دو رکعت نماز ادا کرنے کو کہا اور فرمایا

جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے۔

اس دلیل سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جو لوگ خطبہ کے وقت آنے والے کو دوگانہ ادا کرنے سے منع کرتے ہیں دراصل وہ لوگ سنت کی مخالفت کرتے ہیں

صحیح مسلم 875

نماز جمعہ کے طور پر صرف دو رکعت فرض ہے۔نبی ﷺ کا فرمان ہے

جو شخص جمعہ سے ایک رکعت پالے تو اسکے ساتھ دوسری آخری رکعت ملالے۔

1851 صحیح ابن خزیمۃ للالبانی

ایک دوسری روایت میں اس طرح سے وارد ہے

جس نے جمعہ کی یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔

556 صحیح النسائی

مذکورہ پہلی حدیث سے نماز جمعہ کے طور پر دو رکعت فرض ہونا ثابت ہوتا ہے وہ اس طرح کہ نماز جمعہ میں دیر سے آنے والے کسی مسبوق کو ایک رکعت امام کے ساتھ ملے تو اسے نبی ﷺ نے قضا کے طور پر صرف ایک رکعت مزید پڑھنے کا حکم دیا ہے گویا کل دو رکعتیں ہی ہوئیں۔دوسری حدیث سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی پالی تو اس نے جمعہ کی نماز پالی البتہ جو ایک رکعت بھی نہ پاسکے وہ جمعہ کی نماز سے محروم ہوگیا اسے اب جمعہ کی جگہ ظہر کی چار رکعت نماز ادا کرنا پڑے گا۔مثال سے یوں سمجھ لیں کہ کوئی امام کو دوسری رکعت کے سجدہ میں یا تشہد میں پائے تو اس سے نماز جمعہ فوت ہوگئی اسے ظہر کی نماز ادا کرنی ہوگی۔

اب یہاں نماز جمعہ کے بعد وارد شدہ روایات بیان کی جاتی ہیں جن میں تین قسم کی باتیں منقول ہیں۔

(1)۔ایک قسم نماز جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں

جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے تا آنکہ گھر لوٹ آتے، واپس آکر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

937 صحیح البخاری

(2)جس میں چار رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

881 صحیح مسلم

(3)چھ رکعات کا ذکر آیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق عطاء کہتے ہیں کہ وہ جب مکے میں ہوتے، اور جمعہ پڑھتے تو آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آگے بڑھتے اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینے میں ہوتے اور جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد گھر لوٹ جاتے اور دو رکعتیں ادا کرتے اور مسجد میں نہ پڑھتے۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

1130 صحیح أبي داود

سہیل اپنے والد ابوصالح سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا (ابن صباح کے الفاظ ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔“ اور ابن صباح کی حدیث مکمل ہوئی۔ (احمد بن یونس کی حدیث کے الفاظ ہیں:) ”جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔“ میرے والد (ابوصالح) نے مجھ سے کہا: بیٹے! اگر مسجد میں پڑھو تو دو رکعت پڑھو، پھر جب گھر آؤ تو دو رکعتیں اور پڑھو۔

1131 سنن ابی داؤد

ان ساری روایات کو سامنے رکھتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر مسجد میں جمعہ کے بعد سنت ادا کریں تو چار رکعت اور گھر میں ادا کرنا چاہیں تو صرف دو رکعت پڑھیں۔ مسجد میں چھ رکعت بھی سنت ادا کر سکتے ہیں جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے تاہم گھر میں ادا کرتے وقت دو رکعتیں ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ نماز جمعہ سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے صرف دو رکعت تحیۃ المسجد ہے البتہ نفل کے طور پر کوئی جس قدر چاہے پڑھے اس کی تحدید نہیں ہے اور نماز جمعہ کے بعد سنت نماز دو، چار اور چھ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے لہذا کوئی دو پڑھ لے یا کوئی چار اور کوئی چھ پڑھ لے سارے طریقے درست ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعت پڑھے۔“ مسلم اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ رواہ مسلم۔

1166 مشکوۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت (سنت) پڑھے

”۔

1427سنن نسائی

بعض تنبیہات واصلاحات

پہلی بات: احناف کے یہاں نماز جمعہ سے قبل چار سنت موکدہ اور بعد میں چار یا چھ سنت موکدہ بیان کیا جاتا ہے سو معلوم ہونا چاہئے کہ نماز جمعہ سے قبل سنت نماز ثابت نہیں ہے اور اس سے متعلق جن آثار صحابہ کو بنیاد بنا کر سنت موکدہ کا حکم لگایا جاتا ہے وہ دراصل نوافل ہیں سنن نہیں۔

دوسری بات: یہ کہ نماز جمعہ کو نماز ظہر پر قیاس نہیں کیا جائے گا، نہ ہی اس کی طرح رکعات ادا کئے جائیں گے۔ نماز جمعہ الگ نماز ہے اور اس کے احکام ورکعات بھی مستقل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

تیسری بات: یہ ہے کہ جو لوگ گاؤں دیہات میں نماز جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی کے طور چار رکعت پڑھتے ہیں وہ سراسر سنت کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل سنت میں موجود نہیں ہے۔